REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   REGD. NO. P/GDP. 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۳۰   شمارہ ۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.143516

۲۳ صفر ۱۴۰۱ ہجری   یکم صلح ۱۳۶۰ ہش   یکم جنوری ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۲۱ فتح (دسمبر) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ

"حضرت اقدس کو ضعف کی تکلیف ہے"!

احباب کرام التزام اور درد و الحاح سے مولا کریم شافی مطلق کے آستانہ پر سجدہ ریز رہیں کہ وہ معبود حقیقی ہمارے محبوب آقا کو جلد از جلد کامل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

قادیان ۲۹ فتح (دسمبر)۔ آج ہی ربوہ سے تشریف لانے والے بعض غیر ملکی احباب جماعت کی زبانی یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ شان و شوکت اور کامیابیوں کے ساتھ منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مفصل روئیداد انشاء اللہ تعالیٰ بدر کے آئندہ شماروں میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

قادیان ۲۹ فتح (دسمبر)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نیز محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں اور پندرھویں صدی ہجری کے پہلے جلسہ سالانہ کا پُرکیف روح پرور انعقاد

بشمول ہندوستان تمام اکناف عالم سے جوق در جوق آنے والے شمع احمدیت کے کثیر التعداد پروانوں کا عظیم روحانی اجتماع

☆ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتہائی بصیرت افروز پیغام ☆ علمائے سلسلہ کی پُرمغز دینی و علمی تقاریر ☆ پُرسوز اجتماعی دعاؤں۔ عبادات و نوافل اور ذکر الٰہی کے پُرکیف نظارے!

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا نواسیواں سالانہ جلسہ للہی محبت و اخوت اور خلوص و ایثار کے انتہائی روح پرور ماحول میں مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۹ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات۔ جمعہ اور ہفتہ منعقد ہو کر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ مبارک جلسہ جس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی تھی، خدا تعالیٰ کے ایسے شعائر میں سے ہے جس کی عظمت اور شان و شوکت روحانی آنکھ سے ہی دیکھی جا سکتی ہے۔

اس سال کے جلسہ سالانہ کی یہ عظیم الشان خصوصیت تھی کہ یہ جلسہ پندرھویں صدی میں منعقد ہونے والا جماعت احمدیہ کا پہلا روحانی اجتماع تھا جو دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی تابندہ روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔

اس سال کے مقدس اور مبارک اجتماع میں جو آسمانی وعدوں کے مطابق غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان خدائی نشانوں کا حامل تھا نہ صرف ہندوستان کے کونے کونے سے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ہزاروں فدائی دیوانہ وار اپنے روحانی اور دائمی مرکز میں آ جمع ہوئے۔ اور گذشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ تعداد میں آئے جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ——

یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق ایک بار پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو کر احمدیت کی صداقت کو روز روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سپیشل ریلوے بوگیاں

بفضلہ تعالیٰ امسال حیدر آباد کے علاوہ مدراس کے احباب جماعت کو بھی یہ توفیق ملی کہ وہ سپیشل ریلوے بوگی کے ذریعہ قافلہ کی صورت میں دارالامان پہنچے۔ چنانچہ حیدر آباد کی سپیشل بوگی مورخہ ۱۶ دسمبر کو اور مدراس کی بوگی ۱۷ دسمبر کی شام کو قادیان پہنچی۔ ان کے علاوہ ہندوستان کے تمام صوبوں سے پچھلے سالوں کی نسبت بہت ہی کثرت سے احباب تشریف لائے۔

غیر ملکی مہمانان کرام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال کینیڈا۔ پاکستان۔ اسرائیل۔ مصر۔ لندن۔ انڈونیشیا ملیشیا۔ سنگاپور۔ امریکہ۔ برما۔ ڈنمارک۔ بنگلہ دیش۔ ماریشس۔ ہالینڈ۔ نائیجیریا اور سویڈن وغیرہ ممالک سے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احباب نہایت ذوق و شوق کے ساتھ سینکڑوں کی تعداد میں تشریف لائے۔ چنانچہ قادیان کے مقامات مقدسہ میں جب یہ معزز مہمان زار و قطار روتے ہوئے نظر آتے تو دیکھنے والوں کی آنکھیں بھی پُرنم ہو جاتیں۔ اور بے اختیار اُن کی زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فارسی شعر جاری ہو جاتا کہ ؎

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

پہلا دن — پہلا اجلاس

پہلے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۸ دسمبر ۸۰ء بروز جمعرات ٹھیک دس بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ جوں ہی آپ سٹیج پر تشریف لائے پوری جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صاحب صدر نے لوائے احمدیت لہرانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ اُس وقت تمام حاضرین کرام احتراماً کھڑے ہو کر ان دعاؤں کا زیر لب ورد کر رہے تھے کہ :-

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

جوں ہی لوائے احمدیت اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ فضا میں لہرانے لگا تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم صلح ۱۳۶۰ ہش

خوشگوار یادوں کے کچھ گہرے اور انمٹ نقوش

چشم دید واقعات اور زندگی کے ناقابلِ فراموش تجربات کو مناسب اور موزون الفاظ کا جامہ پہنا کر ان کی ایسے رنگ میں عکاسی کرنا کہ قاری کی نگاہِ تصور الفاظ کے پیرائے میں ان واقعات کے صحیح پس منظر۔ ماحول۔ کرداروں اور تمام دیگر جزئیات کا من وعن مشاہدہ کر سکے، ایک ایسی مخصوص فنکارانہ صلاحیت کا متقاضی ہے جسے اربابِ سخن منظر نگاری یا مصورانہ طرزِ نگارش کا نام دیتے ہیں۔

لیکن ـــــ اس کے ساتھ ایک ناقابلِ تردید حقیقت یہ بھی ہے کہ غیر معمولی اہمیت کے حامل انسانی زندگی کے بعض انتہائی بیش قیمت لمحے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے اندر تأثرات کی غیر محدود وسعتیں اور اتھاہ گہرائیاں لئے ہوئے ہونے کی وجہ سے بچشم خود دیکھے اور بذاتِ خود محسوس تو کئے جا سکتے ہیں مگر لاکھ کوشش کرنے پر بھی انہیں الفاظ وعبارت کے سانچے میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس دائمی مرکز قادیان میں منعقد ہونے والا ہمارا بابرکت سالانہ مرکزی اجتماع بھی اپنے پُرکیف اور وجد آفریں تأثرات کی بے پناہ وسعت وگہرائی کی بناء پر بلاشک ایک ایسے ہی رُوح پرور اور انتہائی ایمان افروز رُوحانی تجربہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو باوجود اس کے کہ ہر سال اپنے دامن میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ وسعتوں، خفر مندیوں اور آسمانی برکات وفیوض کا حامل بن کر اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنانے کا موجب بنتا ہے۔ تاہم اس کے اندر مخفی گوناگوں رُوحانی کیفیات کا صحیح اندازہ فقط وہی انسان کر سکتا ہے جس نے بہ چشم خود ان مبارک ومسعود لمحات کو قریب سے مشاہدہ کیا ہو۔

گذشتہ دنوں قادیان کی مقدس اور پاکیزہ بستی میں افراد جماعت احمدیہ کا جو ۸۹ واں عظیم الشان سالانہ اجتماع منعقد ہوا اس کی ایمان افروز تفصیلی رپورٹ بدر کے اسی شمارے میں شائع کی جا رہی ہے۔ اس رپورٹ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقائع نگار نے اس کے مرتب کرنے میں یقیناً بڑی محنت، کاوش اور عرقریزی سے کام لیا ہے۔ اور بے شک وہ اپنے اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں کہ قارئین کو ہمارے اس مقدس رُوحانی اجتماع کی کمیت وکیفیت کا کسی قدر اندازہ کرا سکیں۔ مگر تأثرات کی وہ گہرائیاں اور وسعتیں جنہیں دُنیا کی کوئی بھی فصیح و بلیغ ادبی زبان الفاظ کے پیمانے میں نہیں سمیٹ سکتی۔ دُور سے ان کا صحیح اندازہ بھلا کوئی کیونکر کر سکتا ہے ـــــ؟ مثال کے طور پر :-

● اکنافِ عالم سے جوق در جوق آنے والے فدا کارانِ احمدیت کی صحیح تعداد کا علم تو آپ کو ضرور ہو سکتا ہے مگر قلوب واذہان میں موجزن وہ پاکیزہ رُوحانی جذبات جن کے تحت ہزارہا میل کی انتہائی کٹھن، دشوار گزار اور طویل ترین مسافتوں کو دیوانہ وار عبور کیا گیا ان کی منظر کشی بھلا کس زبان اور کون سے الفاظ میں کی جا سکتی ہے ـــــ!؟

● پھر اخراجاتِ کثیر کے حامل اس پُرصعوبت سفر کے بعد قادیان کی مقدس سرزمین پر قدم رکھتے ہی تکان واضمحلال کی بجائے شمعِ احمدیت کے ان پروانوں کے نورِ ایمانی سے منور اور تمتماتے ہوئے چہروں سے مترشح ایک عجیب سی رُوحانی مسرت کے آثار کو آپ بھلا کون سے الفاظ کا جامہ پہنائیں گے ـــــ؟

● جدید سہولیات اور مادی کشش وجاذبیت سے یکسر تہی قادیان کے اس دُور افتادہ قصبہ کے ایک ایک ذرّے سے آنے والے پیکرانِ خلوص ووفا کے والہانہ اظہارِ عقیدت ومحبت کو نمایاں کرنے کے لئے آپ کن الفاظ کا سہارا لیں گے ـــــ!؟

● قرآنی علوم ومعارف پر مشتمل خالصتاً للّٰہی باتوں کو ہمہ تن گوش ہو کر سُننے اور ہمیشہ کے لئے انہیں اپنے ذہن کے نہاں خانوں میں محفوظ کر لینے کی حقیقی تڑپ اور دلی لگن کو بھلا کس نام سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ـــــ؟

● عرفان ورُوحانیت سے لبریز علمی تقاریر کے دوران جلسہ گاہ اور اس کے اطراف وجوانب میں گونج اُٹھنے والے نعرہ ہائے توحید وشہادت کی بازگشت کے پسِ پُشت کارفرما بے پناہ ایمانی حرارت اور جوش وخروش کو بھلا کون سا جامع عنوان دیا جا سکتا ہے۔

● مرکزی مساجد اور دیگر مقاماتِ مقدسہ میں حق وصداقت کے ان متوالوں کی عاجزانہ ومتضرعانہ دُعاؤں میں ڈوبے ہوئے دلی کرب واضطراب اور رُوحوں کو پگھلا دینے والے سوز وگداز کو آپ کن الفاظ کے سانچے میں ڈھالیں گے۔

● افرادِ جماعت کے دِلوں میں موجزن ایک دُوسرے کے لئے خالصتاً للّٰہی محبت واخوت اور خلوص وایثار کے پاکیزہ دلی جذبات اور ہر آن السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے دُعائیہ کلمات سے معمور فضاؤں کی عکاسی آپ بھلا کس انداز میں کریں گے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

بِلا تبصرہ

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب اشرف مُدیر "المنبر" نے ہمارے امام ہمام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعتِ احمدیہ کے تعلیمی نظام سے متعلق جدید انقلاب انگیز سکیم پر ایک خیال افروز نوٹ سپردِ قلم کیا ہے جو بِلا تبصرہ درجِ ذیل ہے۔ (دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

"آئیے ـــــ ایک عبرتناک تقابل میں اپنے بارے میں کوئی رائے قائم کریں! تو لیجئے! ـــــ یہ الفاظ پڑھئے :-

"جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے چند اہم ارشادات :-

۱- آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ، انصار الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے ...... پہلے مرحلہ میں ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے۔ اور دُوسرے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیان فرمودہ تفسیرِ قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے۔ جو سورہ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔"

۲- پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا۔ لڑکی) مجھے خط لکھے۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے ایک خاص دعا کروں گا۔ اور دفتر کی طرف سے اُن کو جواب دیا جائے گا۔

۳- جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے۔ جماعت کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام کرے کہ آئندہ ہر (احمدی) لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔"

تمام احمدی بہنیں اور لجنات اماء اللہ اور ناصر الاحمدیہ کی تنظیمیں کوشش کریں کہ حضور کے ان ارشادات کی جلد از جلد تعمیل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مصباح ربوہ اگست ۱۹۸۰ء)

یہ الفاظ وعبارت قادیانی اُمت کے شعبہ مستورات کے بقول ان کے علمی، مذہبی اور ادبی رسالہ ماہنامہ "مصباح" ربوہ کے تازہ شمارہ بابت اگست سے ماخوذ ہے۔ ایک بار ان الفاظ کو پھر سے پڑھئے اور پھر اگر توفیقِ الٰہی رفیق ہو تو حسبِ ذیل سوالات کا جواب اپنے آپ سے، اپنی سیاسی جماعت کے قائدین، اپنے مذہبی فرقوں کے مبلغین سے ـــ فرقہ واریت کی بنیاد پر ایک دُوسرے کو سبّ وشتم کرنے والے واعظین سے معلوم کیجئے اور پھر ایک مرتبہ سوچئے کہ ـــــ جو جماعت، جو تنظیم، اور جس جماعت اور تنظیم کی قیادت، اس انداز سے سوچنے اور منظّم طریقے پر عمل کرنے کا مستحکم ارادہ رکھتی بلکہ عمل شروع کر چکی ہو چاہے وہ سر تا قدم کفر و الحاد کی علمبردار ہی کیوں نہ ہو کیا اُسے شکست دینے یا اس کے غلط عقائد سے دُوسروں کو بچانے کے لئے صرف پُرجوش تقریریں، نعرے اور وقتی جذبات کے تحت تدریداً سے شدید تر چلائی جانے والی تحریکات مؤثر ثابت ہو سکیں گی؟"

(ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد ۱۰ ستمبر تا ۱۶ ستمبر ۱۹۸۰ء
بحوالہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۵ نومبر ۱۹۸۰ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا بکثرت وِرد کرتے ہوئے (اور) پندرھویں صدی ہجری کا استقبال کریں

انتہائی قربانیاں پیش کرتے ہوئے اِس یقین پر قائم ہو جائیں کہ

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

اللہ تعالیٰ جلد ہمیں وہ دن دکھائے جب ساری دُنیا مہدی علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلعم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ آمین

پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم * وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصر

میرے عزیز اور پیارے بھائیو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجھے یہ معلوم کرکے بیحد مسرت ہوئی ہے کہ آپ کو ایک دفعہ پھر سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے اپنے دائمی مرکز قادیان میں جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب میں جمع ہونے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میری دلی دُعا ہے کہ آپ کا یہاں آنا مُبارک ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو اِس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ دُعائیں کرنے اور اِس الٰہی جلسہ کے فیوض سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے حال ہی میں ہم چودھویں صدی ہجری کو ختم کرکے پندرھویں صدی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ دونوں صدیاں ہی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ چودھویں صدی کا ابتدائی حصہ اسلام کے لئے انتہائی زوال کا زمانہ تھا۔ جب کہ عیسائیت کی اسلام پر یلغار اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ وہ نہ صرف پورے ہندوستان پر بلکہ مکہ معظمہ پر بھی اپنا جھنڈا گاڑنے کے خواب دیکھ رہی تھی۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ کی پیشگوئیوں کے مطابق یہی وہ زمانہ تھا جبکہ مسیح موعود مہدی مسعود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کی حیثیت سے مبعوث ہو کر اسلام کے تنزل کو اس کے عروج اور ترقی میں بدل دینا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اِس زمانہ کے تمام دردمند مسلمان بڑی شدت کے ساتھ مہدی موعود علیہ السلام کی بعثت کے منتظر تھے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کی جو علامتیں اللہ تعالیٰ نے بتائی تھیں وہ سب ایک ایک کرکے پوری ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور التجائیں کر رہے تھے کہ جلد مسیح اور مہدی مبعوث ہو۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے عین مطابق موعود مہدی علیہ السلام کو مبعوث کر دیا۔ اور عین اُس وقت جب کہ عیسائی بڑے فخر و مباہات کے ساتھ گردنیں تانے آگے بڑھتے جا رہے تھے، حضرت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس عظیم رُوحانی فرزند نے آگے بڑھ کر اُن کا راستہ روک لیا کہ بس! تم نے جتنا بڑھنا تھا بڑھ چکے۔ اب آگے نہیں بڑھنا۔ کیونکہ اب تمہاری ترقی کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اب اسلام کی حیاتِ ثانیہ کا دَور شروع ہوتا ہے۔

پس چودھویں صدی نے جہاں اسلام کے انتہائی تنزّل کا زمانہ دیکھا وہاں اس صدی میں ہم نے خُدا کے موعود مسیح و مہدی علیہ السّلام کو بھی پایا۔ اس کے ذریعہ ہم زندہ خدا سے رُوشناس ہُوئے۔ ہم نے زندہ ایمان حاصل کیا اور ہم رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے حُسن و احسان اور قرآن کریم کی عظمت سے آگاہ ہُوئے۔

اب ہم خُدا کے فضل سے اس پندرھویں صدی ہجری میں داخل ہو رہے ہیں جس میں ساری دُنیا نے اُمّتِ واحدہ بن کر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئیوں، حضرت رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی دی ہوئی بشارتوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہامات سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پندرھویں صدی انشاء اللہ تعالےٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اس تقدیر کے واضح آثار ہماری رُوحانی آنکھیں دیکھ بھی رہی ہیں۔

انہی آثار میں سے ایک عظیم الشان تاریخی واقعہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے عین چودھویں صدی کے اختتامی ایام میں جماعتِ احمدیہ کو سپین کی سرزمین میں پانچ سو سال کے طویل عرصہ کے بعد پہلی مسجد کی بُنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

اس میں شک نہیں کہ خُدا کی تقدیر پُوری ہوکر رہے گی۔ مگر اس سلسلہ میں ہم پر جو اہم اور نازک ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پُورا کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔

پیارے بھائیو! آپ سب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا بکثرت وِرد کرتے ہوئے پندرھویں صدی کا استقبال کریں۔ اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھتے ہُوئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں۔ اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ زبانی اور تحریری اور پھر اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ غیر مُسلموں کو بھی اِسلام کے نُور سے منوّر کرنے کے لئے پُوری جدّوجہد سے کام لیں۔ اپنی اور اپنی اَولادوں کو دینی تربیت کے لئے خاص کوششیں کریں اور انتہائی قُربانیاں پیش کرتے ہُوئے اِس یقین پر قائم ہوجائیں کہ پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور اسلام کی خاطر ہر قُربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری حقیر قُربانیوں کو قبُول فرمائے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور جلد ہمیں وہ دن دکھائے جب کہ ساری دُنیا حضرت مہدی علیہ السّلام کے ذریعہ رسُولِ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے جھنڈے تلے جمع ہوجائے۔

اٰمین۔

والسّلام
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۲۰ - ۱۱ - ۵۹/۸۰ ہش

تقریبِ رُخصتانہ

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۰ء کو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تیسری بیٹی عزیزہ مُبارکہ طیبہ سلّمہا اللہ کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں مکرم حسن محمود احمد عودہ صاحب مقیم جبل الکرمل۔ حیفا (فلسطین) کے ہمراہ قادیان میں ہی پڑھا جا چکا تھا۔

بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پرسوز اجتماعی دُعا فرمائی۔ بعدازاں بارات مکرم چوہدری صاحب موصوف کے مکان پر پہنچی۔ جہاں پہلے ہی سے ایک مختصر سی دُعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ تلاوت و نظم خوانی کے بعد یہاں بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے حاضرین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔ بعدہٗ بارات کے ہمراہ آئے ہوئے بیرونی مہمانانِ کرام کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ اور پھر عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ بچّی کے رخصتانہ کی تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم محمود احمد عودہ صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کے مکان پر اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کم و بیش چار صد مرد و زن مدعو تھے۔

احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ اٰمین۔

(ایڈیٹر بدر)

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان (بقیہ صفحہ اول)

منظوم کلام سے
کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

صدارتی تقریر

محترم صاحب صدر نے جماعت احمدیہ پر ہونے والے اللہ تعالےٰ کے بے شمار و بے حساب احسانات اور انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے ہمیں سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو ان عالم کائنات کی تخلیق کے مقصود ہیں پر ایمان لاکر رضائے الٰہی کے حصول کی توفیق ملی اور پھر اس کے بعد آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی بشارت محسن انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اُن پر ایمان لانے اور آپ کے مقدس سلسلہ میں منسلک ہو کر دین اسلام کی اشاعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ پس ہم پر اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسانات ہیں جن کا شکر ادا نہیں کیا جاسکتا۔ جیساکہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ سے

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و رحمت سے وہ زبان عطا فرمائے کہ ہم اس کے احسانات کا شکر ادا کر سکیں۔

آج کا جلسہ سالانہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ وہ مقدس روحانی وجود جس کی آمد کی خبر حضرت مخبر صادق صلعم نے دی تھی اور جس کا زمانہ پانے کے لئے ہزاروں اولیاء اللہ اور سلف الصالحین دعائیں کرتے رہے تھے۔ اس چودھویں صدی کی ابتداء میں ظاہر ہوا۔ وہ آیا اور اپنے مقصد میں نہایت عظیم الشان کامیابی حاصل کرکے رحلت فرما گئے۔ مگر جانے سے پہلے اُس نے ہمیں قدرت ثانیہ کو جو خلافت احمدیہ کی شکل میں ہے عنایت فرما کر اس روحانی سلسلہ کو جاری فرمایا اور آج پندرھویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تخت گاہ مسیح اور جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز میں منعقد کرنے کی ہمیں توفیق مل رہی ہے۔

محترم صاحب صدر نے احمدیوں کی عظیم الشان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے نیک و صالح بندے وہی ہوتے ہیں جو خدا کے احسانات اور انعامات کا شکر بجا لاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس رنگ میں خدا کا شکر بجا لائیں کہ ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہیں اُن کو کما حقہ ادا کرتے رہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے اس سلسلہ کی بنیاد خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ یہ کوئی نیا مذہب یا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ دین اسلام کو اسکی اصلی شکل میں پیش کرنے اور خدا کی کامل توحید کو دنیا میں قائم کرنے اور حضرت رحمۃ للعالمین کی محبت دنیا کے دلوں میں جاگزیں کرنے اور قرآن مجید کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے یہ سلسلہ قائم ہوا ہے۔

اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عالمگیر ترقیات کے متعلق تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

صدارتی تقریر کے بعد آنمحترم نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اور وجد آفریں پیغام پڑھکر سنایا۔ حضور اقدس کا پیغام سناتے جاتے وقت احباب کرام فرط مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے تمام سامعین سمیت ایک لمبی اور پُر سوز اجتماعی دُعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

ثبوت ہستی باری تعالیٰ غلبۂ رسل کی شکل میں

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب MSc. Ph.D. پروفیسر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت نبی کریم صلعم اور اس کے بعد اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک کے بعض انبیاء کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تمام انبیاء باوجود اکیلے، بے سروسامان اور مخالفانہ حالات ہونے کے ہمیشہ غالب آئے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک نبی اکیلا خدا کا نام لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ دنیا اس کے متعلق مشن کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے۔ لیکن مخالف ہار جاتے ہیں۔ اور نبی اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دلیل کو نہایت موثر رنگ میں اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں پیش فرمایا ہے کہ

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ۔

یعنی ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے لئے گذر چکا ہے جو یہ ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی۔

آپ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور آپ کے غلبہ کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت نہایت خوبصورت رنگ میں پیش فرمایا۔

اس کے بعد مکرم معین احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔

اسلام اور امن عالم

اس اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس کی ہوئی مذکورہ موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ آج دنیا ایک نہایت بھیانک اور خطرناک دور سے گذر رہی ہے کہا جاتا ہے کہ دنیا کی دو عظیم طاقتوں یعنی روس اور امریکہ کے پاس ساٹھ ہزار ایٹم بم ہیں جن کی تباہ کاری ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی میں امریکہ کی آٹم بمباری سے پندرہ لاکھ گناہ زیادہ تباہ کن ہے جس کی وجہ سے آج دُنیا میں ہر جگہ بے چینی کا لاوا ابل رہا ہے خاکسار نے مختلف مسائل کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ تمام عالمی مسائل کا حل اور صحیح معنوں میں امن عالم کا قیام صرف اور صرف اسلام ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے انسانی خیالات و عقائد میں تبدیلی پر زور دیا اور موجودہ مذہبی قومی اور نسلی اختلافات۔ معاشرتی اختیارات اور حاکم و محکوم کے تعلقات وغیرہ اُمور کا تجزیہ کرتے ہوئے ان مسائل کی یکسوئی کیلئے اسلام کی تعلیمات پیش کیں۔

خاکسار نے آخر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ قیام امن اور غلبہ اسلام سے متعلق بعض پیشگوئیاں بیان کیں۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بطور سفر امن و محبت حالیہ کامیاب دورہ اور اس کے خوش کن نتائج کا ذکر کیا۔

غیر ملکی مہمانان کی تقاریر

ان دونوں تقریروں کے بعد غیر ممالک سے آئے ہوئے معززین نے خطاب فرمایا سب سے پہلے محترم عبد السلام صاحب میڈسن آف کوپن ہیگن نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سترہ سال قبل یعنی ۱۹۶۳ء میں اس مقدس بستی میں آنے کی توفیق دی۔ خدا تعالیٰ کا بے حد شکر گذار ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ پھر آنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے ڈنمارک میں ہونے والی جماعت کی سرگرمیوں اور ان کی کامیابی کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

بعدہٗ مکرم ابراہیم آف ہالینڈ نے ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود اور اس کے خوش کن نتائج کا جائزہ لیا۔ آپ نے احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ ناروے۔ سویڈن اور ڈنمارک میں ہونے والی اشاعت اسلام کا ذکر بھی فرمایا۔

اس کے بعد محترم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے جرمنی میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا نہایت دلنشین انداز میں ذکر کیا آپ نے بتایا کہ اسلام پر کئے جانے والے تمام اعتراضات کا مسکت جواب دینے کا شرف صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہو رہا ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا کامیاب دورہ جرمنی اور آپ کے پیغام "محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں کا" ذکر کرتے ہوئے اس پیغام کے نہایت خوش کن ردعمل پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم سید محمود عودہ امیر جماعت احمدیہ حیفا (اسرائیل) نے عربی زبان میں تقریر کرتے ہوئے قادیان کی حبیب و طیب بستی میں وارد ہونے کی توفیق ملنے پر خدا کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فلسطین میں جماعت کا قیام اور اس کے بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حیفا میں ۵۰ سال قبل جماعت قائم ہوئی تھی اور فلسطین میں اسرائیل کی سٹیٹ قائم ہونے کے بعد بھی ہماری فعال جماعت وہاں قائم ہے وہاں سے عربی زبان میں رسالہ البشریٰ اور دیگر لٹریچر باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں۔ اور وہاں پر تبلیغ اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ دوسرا مختصر خطاب ... کے لیے آپ نے عقائد احمدیت اور ہدایت روح حضرت

مسیح موعود علیہ السلام پر عربی زبان میں اپنا ایک منظوم کلام سنایا ان تقاریر کا محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے ترجمہ سنایا۔

اس کے بعد آج کے اجلاس کی پہلی نشست اپنے اندر گوناگوں برکتوں کو سمیٹے ہوئے خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پہلا دن ــــ دوسرا اجلاس

پہلے دن کی دوسری نشست بعد نماز ظہر و عصر ۲½ بجے بعد دوپہر محترم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید عبدالحق صاحب بھاگلپوری کی نظم کے ساتھ شروع ہوئی۔

جماعت احمدیہ کی خصوصیات

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو دنیا کے سامنے مصفیٰ شکل میں پیش فرمایا۔ اس مصفیٰ اسلام کی تعلیم کا نام آپ کے جمالی دور کی وجہ سے آپ نے احمدیت رکھا۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجددیت، مسیحیت، مہدویت، نبوت اور تمام انبیاء علیہم السلام کے مثیل ہونے کے دعاوی کی وضاحت بیان کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کے بعض عقائد کی قرآن و احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ نے عقائد کے میدان میں جو عملی اصلاح کی تھی اس کا تذکرہ کے بعد جماعت احمدیہ کے عالمگیر کارہائے نمایاں کا ذکر فرمایا۔

آپ کی پُر از معلومات تقریر کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اترپردیش کی مذکورہ عنوان پر ہوئی آپ نے بتایا کہ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا زمانہ ہے۔ ہم گھر بیٹھے دنیا بھر میں وقوع پذیر ہونے والی آج کی اہم خبریں ریڈیو T.V کے ذریعہ آسانی کے ساتھ سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں ہوا جو آنے والی کل کی اہم خبریں آج ہی بتا سکے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آئندہ کی خبریں اور غیب کی باتیں قبل از وقت خدا تعالیٰ کے مامورین ہی بتایا کرتے ہیں۔ اور یہ مامورین من اللہ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہوتی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان پیشگوئیاں بتا کر اپنی صداقت کی مہر ثبت فرمائی ہے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی۔ انقلاب ایران۔ زار روس کا زوال۔ عالمگیر جنگ۔ مسئلہ افغانستان۔ ملک شام و عرب۔ پاکستان مقدس نافلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت قادیان اور منارۃ المسیح وغیرہ عظیم الشان امور کے بارے میں حضور اقدس علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور ان کے پورا ہونے کے بارے میں فاضل مقرر نے ایمان افروز انداز میں روشنی ڈالی۔

پندرہویں صدی ہجری کا آغاز اور ظہور امام مہدی علیہ السلام

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی ہجرت سے لے کر اب تک چودہ صدیاں گذر گئیں۔ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کے غروب آفتاب کے ساتھ ہم نے چودھویں صدی کو لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوئے الوداع کیا اور پھر اسی شام کو محرم الحرام کا چاند نظر آنے پر اور ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء کی صبح طلوع آفتاب کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوئے پندرہویں صدی کا استقبال کیا۔

آپ نے بتایا کہ عالم اسلام نے بھی پندرہویں صدی کی آمد پر جشن منائے اور جماعت احمدیہ بھی اس پندرہویں صدی کی خوشی اور مسرت کے ساتھ استقبال کر رہی ہے۔ لیکن دونوں جشنوں میں بہت بڑا فرق ہے ہم احمدی چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والے امام مہدی کو قبول کرنے اور آپ کے مقصد کی کامیابی پر خوش ہو کر اگلی صدی کا استقبال کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل عالم اسلام میں مایوسی اور بے چینی کا دور دورہ ہے۔

محترم مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر کامیابیوں پر نہایت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔

اس دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر کے بعد آج کا دوسرا اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوسرا دن ــــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۹؍ دسمبر بروز جمعہ صبح ۱۰ بجے مکرم و محترم جناب سید فضل احمد صاحب ایم اے پٹنہ کی زیر صدارت، محترم مولوی منظور احمد صاحب انچارج احمدیہ لائبریری قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا اس کے بعد محترم حسن محمود عودہ صاحب آف اسرائیل نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ نہایت وجد آفرین انداز میں سنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

ھَذَا اِلٰہُ اللّٰہِ ھَلْ فَتًی مُسَامِحٌ
وَھَلْ مِثْلِی یُدَمَّرُ اَوْ یُجَاحُ

ذکر حبیب علیہ السلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے متعلق محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید و مؤلف اصحاب احمد کی ہوئی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر موڑ میں یاد الٰہی مقدم تھا۔

آپ نے نہایت ایمان افروز رنگ میں قادیان کی ابتدائی حالت اور موجودہ کیفیت کا موازنہ کرتے ہوئے آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے روحانی انقلاب عظیم کا ذکر فرمایا۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی۔ شدید محنت کی عادت۔ دنیا سے بے رغبتی بچوں کی تربیت۔ دعاؤں میں شغف اور صبر و استقامت کا نہایت پُر اثر انداز میں ذکر کیا۔

اس پُر اثر تقریر کے بعد مکرم انعام الٰہی خان صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی نظم ؎
خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو
خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

احمدیت کا اثر و نفوذ اکناف عالم میں

اس عنوان پر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تقریر ہوئی آپ نے اپنی تقریر میں دو امور کی طرف روشنی ڈالی کہ احمدیت کے اسلامی نظریات نے کس حد تک دنیا کے ذہنوں کو اپنی معقولیت سے متأثر کیا اور دیگر مذاہب اور اسلام کے دیگر فرقوں کی طرف سے عموماً اور کسر صلیب کے نتیجہ میں خصوصاً عیسائی دنیا کی طرف سے کیا رد عمل ظاہر ہوا۔ دوم یہ کہ خلافت راشدہ کی مؤید من اللہ قیادت میں احمدیہ مشن کس رنگ میں اکناف عالم میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرنے اور اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو قائم کرنے میں کوشاں ہیں اور غیر احمدیت کی آغوش میں آنے کے نتیجہ میں نو احمدی افراد کے اندر کس قدر روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم ریحان احمد صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم ؎
تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترم مولوی مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی نے اپنے مختصر خطاب میں واللہ متم نورہ کی نہایت ایمان افروز رنگ میں مختلف واقعات کی روشنی میں تشریح فرمائی آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے وہ اس طرح کہ میرے والد محترم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ تھا کہ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ اس وقت ایک مخالف مولوی نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگر مولوی قدرت اللہ صاحب کے ہاں ایک چوہا بھی پیدا ہوا تو میں جھوٹا ہوں اس وقت میری والدہ نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا فرمائی اور یہ بشارت دی کہ قدرت اللہ کے ہاں اتنے بچے پیدا ہوں گے کہ سنبھال نہ سکیں گے۔ چنانچہ جب میرے والد صاحبؓ کی ۱۹۵۹ء میں وفات ہوئی تو آپ کی اولاد در اولاد ایک سو سے زیادہ تھی۔ اسی طرح آپ نے کئی ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس تقریر کے ساتھ آج کی پہلی نشست خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن ــــ دوسرا اجلاس

بعد نماز جمعہ و عصر ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن کی تلاوت کے بعد مکرم محمد عبدالقیوم صاحب حیدرآبادی نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

خلافت ثالثہ کی برکات

اس عنوان پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی نے تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے خلافت کی تشریح فرمائی اور خلافت راشدہ کے بعد فیج اعوج کے زمانہ کا نقشہ کھینچا مسلمانوں نے خود ساختہ خلافت کے قیام کی جو ناکام کوشش کی تھی اُس کا ذکر کرنے کے بعد خلافت احمدیہ کا قیام اور اسکی مداومت کا ذکر فرمایا۔

اس تمہید کے بعد خلافت ثالثہ کے بارے میں الٰہی بشارات کی تفصیل بیان فرمائی اس کے بعد آپ نے خلافت ثالثہ کے ان مبارک ایام میں نازل ہونے والی برکات کا بہترین اور نہایت مؤثر انداز میں ذکر کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت ثالثہ میں جماعت کا جو عالمگیر استحکام ہوا تھا اس پر بھی وضاحت کی۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ

اس عنوان کے تحت محترم سید فضل احمد صاحب ایم۔اے پٹنہ نے انگریزی زبان میں ایک نہایت پُر از معلومات تقریر فرمائی۔

فاضل مقرر نے قرون اولیٰ میں مسلمانوں اور ان کی مملکتوں کے وقار اور وسعت کا ذکر کرنے کے بعد اُن کے زوال اور انحطاط ادوار پر روشنی ڈالی۔ باوجود اس کے اسلام کی سیاسی اقتصادی اور سماجی تعلیمات اپنی جگہ ہمیشہ برقرار اور دائم ہیں قعر مذلت میں گرے ہوئے مسلمانوں کو اُٹھانے کے لئے کئی تدبیریں کی جاتی رہیں کئی جماعتوں اور سوسائیٹوں کا قیام ہوتا رہا اور اس زمانہ میں بھی معتمر العالم الاسلامی اسلامی کانگریس (مصر) رابطہ عالم اسلامی وغیرہ تنظیموں کا قیام مختلف اسلامی حکومتوں کے زیر سایہ ہوتا رہا اور ان سب کا دعویٰ اسلام کی نشاۃ ثانیہ تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اور ہی انتظام کیا تھا۔ وہ بعثت مسیح موعودؑ اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام تھا اس کے بعد فاضل مقرر نے نہایت وضاحت سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ علمی و عملی میدان میں عالمگیر سطح پر اسلام کا جو نشاۃ ثانیہ ہو رہا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائی۔

غیر ملکی معززین کے تاثرات

اس اجلاس کے آخر میں غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے بعض معززین نے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

سب سے پہلے محترم مصطفیٰ ثابت صاحب مصری آف کینیڈا نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال براعظم شمالی امریکہ کو اپنے فضلوں سے نوازا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہمارے براعظم میں تشریف لائے۔ ہم بفضلہ تعالیٰ کینیڈا میں ۱۷ تبلیغی مراکز قائم کر چکے ہیں۔ اور ہم ملک کینیڈا کے تمام بڑے شہروں میں احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین کی ہدایت کے تحت کینیڈا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں فی الحال قرآن مجید کے بیس ہزار نسخے تقسیم کئے جائیں گے۔ اور مرتبہ پروگرام کے مطابق کل ایک لاکھ نسخے تقسیم کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اس ملک میں پہلی مسجد تعمیر کرنے کے لئے جدوجہد جاری ہے۔ اس غرض کے لئے ساڑھے چھ ایکڑ زمین حاصل کی جا چکی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں نہایت رقت آمیز انداز میں کہا کہ جلسہ سالانہ قادیان کے ان مبارک ایام میں ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔ اور چند دنوں کے اندر آپ سے جدائی ہوگی۔ قادیان چھوڑ کر واپس چلے جانے کے تصور سے ہمارے دل مغموم ہیں۔ مگر ہم احمدی چونکہ اسلام کے سپاہی اور احمدیت کے مجاہد ہیں اس لئے ہم نے اپنے اوپر یہ ذمہ داری لے رکھی ہے کہ دجّال کو اُس کے گھر میں جاکر شکست دیں۔ اگر آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو انشاء اللہ ہم اُس وقت تک شر و فساد کی ابلیسی طاقتوں کے خلاف جنگ کرتے رہینگے۔ جب تک کہ اسلام کا حیات بخش نور تمام دنیا میں نہ پھیل جائے۔

بعدہٗ نہایت حلیم و شمیم اور پُر وقار شخصیت کے مالک مکرم سید محمد حلیمی صاحب آف مصر اپنے مخصوص قومی لباس میں سٹیج پر تشریف لائے اور عربی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی یہ کرامت اور ان کی صداقت کی نشانی ہے کہ آج یہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر پہلے مجھے بہت شک و شبہ تھا۔ تب میں نے آپ کے کلام کو پڑھا اس پر غور و خوض کیا اور دعائیں کیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے دلوں کو کھولا اور آپ پر ایمان لائے۔ اب خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مولود مسکن میں آنے کی توفیق دی۔ اس کے بعد آپ نے مصر میں ہو رہی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا۔ ازاں بعد محترم شریف احمد نوبیس صاحب صدر جماعت احمدیہ جکارتا (انڈونیشیا) نے بتایا کہ ہماری جماعت جکارتا انڈونیشیا کی ۱۵۰ جماعتوں میں سے ایک ہے۔ انڈونیشیا اور ہندوستان کی جماعتوں کے سامنے بہت سے مسائل ہیں جن کو حل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ آپ نے انڈونیشیا کی مختلف اطراف میں ہو رہی تبلیغی سرگرمیوں کی وضاحت فرمائی۔

آپ کے بعد محترم ایم۔ امین علی صاحب آف سنگاپور نے بتایا کہ خدا کے فضل سے سنگاپور میں سینکڑوں کی تعداد میں احمدی ہیں باوجود مخالفانہ حالات کے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں نے اپنے سفر میں ہر جگہ اور ہر بھائی کا حسن سلوک حسن اخلاق اور تواضع کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے نامعلوم احمدی بھائیوں کی طرف سے بھی ایسی محبت کا تجربہ پایا ہے جو قریبی رشتہ داروں کی طرف سے بھی ممکن نہیں یہ سب احمدیت کی برکتیں ہیں۔

بعدہٗ مکرم محمد سالک۔ برما (رنگون) نے بتایا کہ برما میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے زمانہ میں ۱۹۲۰ء میں پہلی بار مشن قائم ہوا۔ اور ۱۹۵۸ء میں خدا کے فضل سے جماعت کو نیا مشن ہاؤس اور ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی سعادت ملی۔ اور اس وقت قریباً ایک ہزار افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی ہے، وہاں کے مخصوص سیاسی حالات کے پیش نظر باہر سے کوئی تبلیغ وہاں نہیں کر سکتا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے خاکسار کو اور برادرم اکبر علی صاحب کو ربوہ میں جاکر دینی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ تاکہ بعد فراغت تعلیم برما میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے جاسکیں۔ آخر میں انہوں نے دعا کی درخواست کی۔

آخر میں مکرم محمد ناصر احمد صاحب آف ملیشیا حال متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے کوالالمپور میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا ان تمام تقاریر کا ترجمہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سنایا۔

اس طرح غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات کے بعد دوسرے دن کا دوسرا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن - پہلا اجلاس

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۷ء صبح ۱۰ بجے محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الدین صاحب Ph.D. کی زیر صدارت تیسرے دن کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم قمر داؤد صاحب کھوکھر پاکستان نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔

کسر صلیب

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ فاضل مقرر نے آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک عظیم الشان کارنامہ کسر صلیب کے متعلق سیدنا حضرت رسول عربی صلعم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صلیب توڑنے سے مراد مسیحی باطل عقائد کی تردید اور احقاق حق ہے۔ اور بطور خاص کسر صلیب کا ذکر اسلئے ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا صلیب پر مرکر بنی آدم کے موروثی گناہوں کے لئے کفارہ ہو جانا ایک بنیادی عقیدہ ہے جس کے باطل ثابت ہونے پر تمام عیسائیت کی عمارت ہی پیوند خاک ہو جاتی ہے۔ فاضل مقرر نے بائبل کی متعدد آیات کے حوالوں اور تاریخی شواہد کی روشنی میں یسوع مسیح کی صلیبی موت کی تردید کرتے ہوئے عیسائیت کے بنیادی عقیدے کا بطلان ثابت کیا اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ عالمگیر سطح پر کسر صلیب کے سلسلہ میں جو عظیم الشان کارہائے نمایاں ہو رہے ہیں ان کی طرف وضاحت سے روشنی ڈالی۔

بنی نوع انسان پر حضرت رسول کریم صلعم کے احسانات

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے مذکورہ عنوان پر نہایت ایمان افروز اور عشق محمدی میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔

آنمحترم نے بعثت رسول کریم صلعم سے قبل عرب کی نہایت افسوسناک اور ضلالت کن حالات کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کی بعثت اور آپ کے ذریعہ نہ صرف عرب میں بلکہ اکناف

عالم میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کا ذکر فرمایا۔ قیام توحید کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان کارناموں کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے بلا لحاظ مذہب وملت نوع انسان کے تمام طبقات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عظیم سے متعلق مختلف ایمان افروز واقعات کی روشنی میں نہایت دلنشیں انداز میں روشنی ڈالی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کو بھی حضرت رسول کریم صلعم کا ایک عظیم الشان احسان قرار دیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر نہایت پُراثر اور دل کی گہرائی میں اُترنے والی تھی۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد وحید الدین صاحب نے محترم حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کی نظم سے

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

غیر ملکی مہمانوں کے تأثرات

اس کے بعد غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے بعض معزز مہمانوں نے اپنے تأثرات پیش فرمائے۔

سب سے پہلے مکرم عبد المالک صاحب سیکرٹری وصایا لاہور نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے قبولیت دُعا کے بعض ایمان افروز واقعات جو ان کی اپنی ذات اور اپنے خاندان کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں سنائے۔

بعدہٗ مکرم ابوطالب سلطان غوث قادر ماریشس نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی تھی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ ماریشس میں ایک مقام ایسا بھی ہے۔ جس کا نام ہی دنیا کا کنارہ ہے جہاں خدا کے فضل سے ایک فعّال جماعت قائم ہے۔ یہاں سات مساجد ہیں اور ایک بہت ہی بڑی مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کے لئے ایک زمین خریدی گئی ہے۔ آپ نے مختلف کانفرنسوں، تبادلہ خیالات اور اشاعت لٹریچرز کے ذریعہ ہونے والی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب آف جرمنی نے بتایا کہ میں نے ۱۰ سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اسلام نے میرے دل میں امن اور سکون بخشا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم نے میرے عقیدے کو پختگی بخشی۔ میں نے بہت سارے ملکوں اور شہروں کا سفر کیا ہے ہر جگہ مجھے لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہوتے اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

بعدہٗ مکرم عبد اللہ اسعد عودہ آف اسرائیل اسٹیٹ نے بیان کیا کہ کبابیر ملک فلسطین میں ایک چھوٹا سا عرب قصبہ ہے جس کی آبادی قریباً ڈیڑھ ہزار باشندوں پر مشتمل ہے جن میں سے اکثریت احمدیوں کی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں یہودیوں اور عربوں کے درمیان جنگ میں فلسطین کی تقسیم کے بعد ہمارے ملک میں کشت وخون کا بازار گرم ہو گیا جس کی وجہ سے قریب تھا کہ کبابیر کے لوگ بھی دوسرے اسرائیل مقبوضہ علاقہ کے لوگوں کی طرح اپنے وطن سے ہجرت کر جاتے۔ مگر فلسطین میں مقیم ہمارے مبلغ مولانا محمد شریف صاحب کی بلند ہمتی اور مرکز احمدیت کی طرف سے بروقت رہنمائی کے نتیجہ میں ہم لوگ اپنے وطن میں رہے۔ اور ہجرت کا ارادہ ترک کر دیا۔ لوگوں نے اپنے بچاؤ کے لئے اسلحہ اکٹھا کیا تھا۔ مگر ہمارے مبلغ صاحب نے لوگوں سے فرمایا کہ اسلحہ پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اپنی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

کبابیر فلسطین کا پہلا قصبہ ہے جہاں کے لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا اور یہ قصبہ احمدیوں کے گاؤں کے نام سے مشہور ہو گیا۔ انگریزوں کے زمانہ میں یہ سارے مشرقی وسطیٰ میں احمدیت کی تبلیغ کا مرکز تھا لیکن تقسیم کے بعد اب ہماری تبلیغی سرگرمیاں اسرائیل تک محدود ہیں۔

ہمارے ملک کے بہت سے لوگ روحانی رہنمائی کی تلاش میں ہیں عرب مسلمانوں میں بھی ایک مذہبی بیداری محسوس کی جا رہی ہے۔ اب تو یہودیوں میں بھی مسیح کی آمد کے بارے میں بحث وتمحیص کا آغاز ہو گیا ہے۔ ایسے وقت میں احمدیت ہی ان کے سوالوں کا واحد جواب ہے۔ آخر میں محترم مولوی داؤد احمد صاحب گلزار نے لندن میں پہلی مسجد کے قیام اس کے پس منظر اور اس مسجد کا قیام کے بعد جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اب مسجد لندن کے علاوہ اس وقت چھ مراکز مزید قائم کئے جا چکے ہیں۔ یہاں ہماری ۱۵ جماعتیں ہیں اور حال ہی میں قریباً چالیس افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اس کے بعد آپ نے حالیہ چند سالوں میں انگلستان میں ہو رہی تبلیغی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا جو بہت ہی ایمان افروز تھا۔

اس تقریر کے بعد آج کے اجلاس کی پہلی نشست خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن ـ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کا آخری اجلاس محترم مولانا الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت محترم محمود احمد صاحب عودہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم کے ساتھ شروع ہوا۔

اس اجلاس میں غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے بعض معززین نے اپنے تأثرات سنائے۔

سب سے پہلے محترم مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ متحدہ امریکہ نے امریکہ میں ہونے والی مذہبی بیداری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں یقین ہے کہ پندرھویں صدی اسلام کے حق میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک عظیم الشان انقلاب کی حامل ہوگی۔ آپ امریکن باشندے ہیں آپ کی تقریر کا ترجمہ محترم نور عالم صاحب ایم اے نے سنایا۔

بعدہٗ عبد الرشید اکبولا صاحب نائیجیریا نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمارے ملک نائیجیریا میں احمدیت نے بہت ترقی کی ہے۔ اس وقت ہمارے چار تبلیغی ادارے اور چھ طبی مراکز ہیں۔ اس کے بعد ہمارا مزید اسکولوں اور ایک ٹیکنیکل کالج کے قیام کا کام بھی جاری ہے۔ ہم نے ایک نہایت جدید پریس بھی قائم کیا ہے۔ ہماری جماعت نے ایک اور قابل رشک پروگرام بھی جاری کیا ہوا ہے وہ ہے ہمارا ریڈیو پروگرام موسوم بہ وائس آف اسلام جو چار ریڈیو سٹیشنوں سے نشر کیا جاتا ہے۔ تعمیر مسجد کے سلسلہ میں کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ اس تقریر کا ترجمہ محترم سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ نے سنایا۔

آپ کے بعد محترم عبد الرؤف صاحب آف سویڈن نے اس وقت سویڈن اور مضافات میں اسلامی تعلیمات کی طرف لوگوں کے رجحان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج کل سویڈن میں جماعت احمدیہ بہت ہی سرگرم عمل ہے۔

ازاں بعد محترم شیخ محمود احمد صاحب ناصر مبلغ سوئٹزرلینڈ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ

کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس الہام کے مطابق آج لوگوں کا احمدیت کی طرف رجحان کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ آپ نے یورپ کی موجودہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں ایک جھلک پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ کے مختلف اقوام اور ممالک میں اسلام کی طرف میلان پایا جاتا ہے۔ اس کی ابتداء ۱۹۷۴ء میں ہوئی ہے۔ جب کہ ہمارے خلاف پاکستان میں فسادات کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اُس وقت سوئٹزرلینڈ میں ہم نے ایک کامیاب پریس کانفرنس بلائی جس سے اخبارات کے ذریعہ جماعت کا چرچا شروع ہوا۔ اس کے بعد اسلامی ممالک میں رونما ہونے والے حالات کے سلسلہ میں اخباری نمائندگان ہم سے رہنمائی حاصل کرنے لگے۔ اب سوئٹزرلینڈ کے ٹیلی ویژن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۱ جنوری ۱۹۸۱ء کو احمدیت کے عنوان پر ایک خاص مضمون نشر کیا جائے جس میں تصویری زبان میں احمدیت کو پیش کیا جائے گا۔ اس کے لئے ارسال ہونے والے ربوہ کے جلسہ سالانہ کے مناظر بھی نشر کئے جائیں گے۔ آپ کے بعد مکرم یوسف عادل صاحب آف ملیشیا نے بتایا کہ ملیشیا میں اب تین جماعتیں ہیں جو باوجود نامساعد حالات کے ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ آخر میں مکرم ہاشم سعید صاحب آف لندن نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اب انگلستان میں رونما ہونے والے آثار یہ بتا رہے ہیں کہ پندرھویں صدی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کی صدی ہوگی۔ اس تقریر کے بعد عزیزم محمد حشمت اللہ نے نہایت شیریں آواز میں رقت آمیز انداز میں حضرت مصلح موعودؓ کی وجد آفریں نظم سے

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

...نوں ... کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

اسلام کا اقتصادی نظام
موازنہ کمیونزم

اِس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مذکورہ عنوان پر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں تین نظام یعنی اشتراکیت، سرمایہ داری اور اسلام نظر آتے ہیں۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری کھلے طور پر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں اسلام نے اشتراکیت اور سرمایہ داری کے نظاموں کا یاجوج ماجوج کے ناموں سے ذکر کیا ہے۔ فاضل مقرر نے اسلام کے پیش کردہ اقتصادی نظام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا نے مختلف قسم کے مسائل اکھٹے کئے ہیں اور ان کا حل نہ پاکر حیران و پریشان ہے۔ ان کا حل اسلام میں موجود ہے۔ اور آئندہ ساری دنیا کا رجحان اسلام اور اس کے عظیم الشان اور پائیدار اقتصادی نظام کی طرف ہونے والا ہے اور یہی دن غلبۂ اسلام کا دن ہوگا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی اِس پرجلال پیشگوئی کے ساتھ ختم فرمائی کہ۔

دنیا خواہ کتنا ہی زور لگا لے۔ مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا قرآن کی حکومت دوبارہ قائم ہوگی انشاء اللہ

(دیباچہ تفسیر قرآن مجید)

انڈونیشین وفد کی آمد

جب یہ اجلاس ختم ہو رہا تھا تو انڈونیشیا سے ۱۹ مرد اور ۲۱ عورتوں پر مشتمل ایک وفد پہنچ گیا۔ اس وفد کے امیر محترم ... صاحب نے سٹیج پر تشریف لاکر ایک مختصر سی تقریر کی جس میں آپ نے انڈونیشیا میں ہونے والے عظیم الشان کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ انڈونیشیا میں ۱۵۰ جماعتیں ہیں اور ۱۱۳ مسجدیں ہیں۔ اب جلسہ سالانہ کے لئے ایک بڑا ہال ۵ لاکھ روپے کی لاگت سے بنایا گیا ہے۔ میں آپ حضرات کو یہ خوشخبری بھی سناتا ہوں کہ ہم نے قرآن مجید اور اس کی مختصر تفسیر کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں مکمل کر لیا ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ اب زیر طبع ہے۔

شہر بنڈونگ میں ایک متقی احمدی عورت نے جامع مسجد بنائی جس پر ۸ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ جزیرہ بالی میں شاندار مسجد بنائی گئی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا میں جماعت ترقی کی طرف گامزن ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیہ نظم ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

الوداعی خطاب

جلسہ سالانہ کے نہایت عظیم الشان کامیاب اختتام کے موقعہ پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے الوداعی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے جو اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دوران سال میں جو موصی احباب وفات پا گئے ہیں اُن کے حق میں دُعائے مغفرت کی جائے آپ نے دوران سال وفات یافتہ موصی حضرات کا ذکر کرنے کے بعد ان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی تحریک فرمانے کے بعد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر برقی پیغامات بھجوانے والوں منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کی پلاسٹنگ کے کام کے سلسلہ میں اہم خدمات سرانجام دینے والوں اور تمام اکناف عالم میں فریضہ تبلیغ انجام دینے والوں کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی صاحبزادی محترمہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دُعا کی درخواست فرمائی۔ نیز جلسہ سالانہ کے ایام میں بیعت کرنے والے احباب کی فہرست سنا کر اُن کی استقامت کے لئے اور اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد محترم حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس دنیا میں آکر جو اصل کام کیا تھا وہ احباب جماعت کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنا تھا۔ اِس عظیم مقصد میں آپ نہایت بے نظیر رنگ میں کامیاب ہوئے۔ ہمارے اکثر افراد جو مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے ہیں انہیں خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہوا۔ اور وہ رحمت خداوندی کی جھلکیاں دیکھنے والے بن گئے۔

ایمان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ہر مومن کے چہرے پر ایک نور عطا فرماتا ہے۔ اور یہ نور ہر مخلص احمدی میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم احمدیوں کے دلوں میں جو اخوت و الفت پیدا کی ہے اس کی مثال آپ کو دنیا میں کہیں نظر نہیں آئے گی۔

آپ نے نہایت وجد آفریں انداز میں فرمایا کہ ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر ایک ایک دو دو آنے جنہوں نے چندے دیئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو اس طرح نوازا ہے کہ وہ ماہانہ دس دس پندرہ پندرہ ہزار روپے کماتے ہیں۔ اور مہینہ میں ہزار ہا روپے چندہ دیتے ہیں۔

سب سے آخر میں آپ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں سنا کر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ یہ دعائیں ہم سب کے حق میں پوری کر دے اور سفر و حضر میں خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین اس کے بعد ایک طویل اور پُر سوز اجتماعی دُعا ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے درد و رقت میں ڈوبی ہوئی یہ تمام دُعائیں محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے آمین۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر سب سامعین حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق لا الٰہ الا اللّٰہ کا ورد پڑھتے رہے۔

نماز تہجد درس وغیرہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت کا اہتمام ہوتا رہا ... محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور خاکسار محمد عمر کو امامت کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

اسی طرح روزانہ بعد نماز فجر درس کا بھی انتظام ہوتا رہا۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب، مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل، مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے قرآن مجید کی مختلف آیتوں کی روشنی میں درس دیا۔

تعارف

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء بعد نماز فجر ایک نہایت ایمان افروز تقریب مسجد مبارک میں منعقد ہوئی۔ محترم عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم کی زیر صدارت منعقدہ اس مجلس میں بیرون ممالک سے تشریف لائے ہوئے مختلف وفود کے لیڈر صاحبان نے اپنا اپنا تعارف فرمایا۔ اور وہاں کی جماعت کے حالات سے اختصار سے روشناس کروایا۔ سب سے پہلے محترم ناظر صاحب تعلیم نے انگریزی زبان میں غیر ملکی مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل معززین نے خطاب فرمایا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کروایا۔ محترم مظفر احمد صاحب ظفر (امیر قافلہ امریکہ)۔ محترم ابو طالب سلطان صاحب ماریشس۔ محترم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش جرمنی۔ محترم محمود احمد عودہ صاحب اسرائیل۔ محترم داؤد احمد صاحب گلزار انگلینڈ۔ محترم شریف احمد صاحب انڈونیشیا۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ۔ محترم ڈاکٹر احمد اللہ صاحب لندن (آپ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے داماد ہیں) محترم اسحاق صاحب سورینام جنوبی امریکہ۔ محترم مرزا تسنیم احمد صاحب (ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) محترم عبد الرشید صاحب نائیجیریا۔ محترم مصطفیٰ ثابت مصری۔ آخر میں محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے بیرون جات سے آنے والے ان مہمانان کرام کی آمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل بتاتے ہوئے احمدیت کی ترقی کے لئے حاضرین سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے دعا کروائی۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری بیٹی عزیزہ نفیسہ نصرت احمد سلمہا انشاء اللہ آئندہ فروری میں ڈی سی ... کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں

خاکسار سید سجاد احمد ...

(۲) خاکسار کی اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ ایک سال سے بیمار ہیں ٹانگوں اور گھٹنوں میں اکثر تکلیف رہنے کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ خود خاکسار بھی بلڈ پریشر کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ہم دونوں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام رسول ڈانی ناصر آباد کشمیر

(۳) مکرم برادرم ... خان صاحب عرصہ دس پندرہ روز سے ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں موصوف صدقہ میں ... روپے ادا کرتے ہوئے تمام بزرگان سلسلہ درویشان کرام اور احباب جماعت سے اپنی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار محمود احمد قریشی ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ سیکرٹری مال چک ایمرچھ یانکا پورہ

اعلانات نکاح

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۰ء

محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت ایام میں مورخہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۸۰ء کو بمقام مسجد مبارک قادیان بعد نماز مغرب و عشاء مندرجہ ذیل اعلانات نکاح فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمرہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ مکرمہ عظمت پروین صاحبہ بنت مکرم محمد منصور احمد صاحب ساکن کھرچیڑا ضلع محبوب نگر کا نکاح مکرم محمد سعید احمد صاحب ابن مکرم غلام مصطفےٰ صاحب ساکن میدک تحصیل و ضلع میدک کے ساتھ مبلغ تین ہزار یکصد روپیہ حق مہر پر۔

۲۔ مکرمہ زکیہ تسلیم صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب ساکن بلاری تحصیل بانکا ضلع بھاگلپور کا نکاح مکرم انور حسین صاحب ابن مکرم ماسٹر اصغر حسین صاحب ساکن خاپور بلکی تحصیل و ضلع مونگھیر کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار حق مہر پر۔ مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت بلاری نے اس موقعہ پر مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپیہ اور مکرم ماسٹر اصغر حسین صاحب نے تیس روپیہ ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔

۳۔ مکرمہ رحمت النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب بندرگ ساکن تیماپور تحصیل شوراپور ضلع گلبرگہ کرناٹک کا نکاح مکرم نذیر خاں صاحب ابن مکرم عبدالرحمن خاں صاحب ساکن ساونت تحصیل ساونت واڑی ضلع رتناگری مہاراشٹر کے ساتھ مبلغ دو ہزار پانچ سو روپیہ حق مہر پر۔

۴۔ مکرمہ نکہت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد عبد السلام صاحب ساکن مدراس کا نکاح مکرم محمد ظہیر الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ معین الدین صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر۔

۵۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حسن ابراہیم صاحب ساکن مدراس کا نکاح مکرم [illegible] احمد صاحب ابن مکرم عبد القیوم صاحب ساکن مدراس کے ساتھ مبلغ ۰ ۰ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

۶۔ مکرمہ عشرت صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد امین صاحب مرحوم ساکن سرینگر کا نکاح مکرم جہانگیر کمال پاشا صاحب ابن مکرم او۔ ایس۔ عبدالرحیم صاحب مرحوم ساکن بنگلور کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار ایک سو پچیس روپیہ حق مہر پر۔ اس موقعہ پر مکرم جہانگیر پاشا صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ساٹھ روپیہ ادا کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۷۔ مکرمہ ریحانہ بانو صاحبہ بنت مکرم فضل محمد صاحب مرحوم ساکن و تحصیل یادگیر ضلع گلبرگہ کا نکاح مکرم محمد اسماعیل صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ انیس صد روپیہ حق مہر پر۔

۸۔ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سراج الدین عرف پاشو ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرم عبد الحفیظ صاحب ابن مکرم محمد عبد السبحان صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ اٹھارہ سو پچیس روپیہ حق مہر پر۔

۹۔ مکرمہ میر النساء صاحبہ بنت مکرم ولداد علی صاحب ساکن اودے پور راجستھان کا نکاح مکرم حفیظ احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب منصوری ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر۔

۱۰۔ مکرمہ نیلوفر سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد رضوان الدین صاحب ساکن کھڑی روڈ بیلپڑا تحصیل سنیاگ پور ضلع ہوشنگ آباد کا نکاح مکرم ظفر صاحب احمدی ابن مکرم محمد تقی صاحب ساکن مودھا ضلع ہمیر پور یوپی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک سو روپیہ حق مہر پر

درخواست دعا

خاکسار کی تین بہنوں نے امسال بی۔ اے فائنل کے امتحانات دیئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انکو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ مبلغ پانچ روپیہ اعانت بدر میں جمع کرا دیئے گئے ہیں۔ خاکسار: میر عبد الرشید یاری پورہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد احمد اللہ صاحب "آٹو ونگس" مدراس نے ابھی حال ہی میں اپنے کاروبار کے لئے پونے تین ایکڑ اراضی خرید کی ہے۔ موصوف اعانت بدر میں مبلغ پچاس روپیہ ارسال کرتے ہوئے جملہ نیک مقاصد میں کامیابی اور درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔
ایڈیٹر بدر

۲۔ خاکسار ضعف بصارت اور شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ کو اکثر دوران سر کی تکلیف لاحق رہتی ہے۔ نیز خاکسار کے بچے عزیز مقبول احمد سلمہٗ و عزیز مقصود احمد سلمہٗ جسمانی طور پر کافی کمزور ہیں۔ قارئین بدر کی خدمت میں ہم سب کی کامل صحت و شفایابی۔ پریشانیوں کے ازالہ اور چھوٹی بیٹی عزیزہ عطیۃ القدوس سلمہا کے نیک صالحہ و خادمہ دین بننے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں
خاکسار: منظور احمد گھنوکے درویش، قادیان

۳۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ محمودہ بیگم سلمہا کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ مبلغ پانچ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت سے عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین بننے کے لیے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔
خاکسار: غلام محمد چندہ پورنزیل، قادیان۔

۴۔ حیدر آباد کے ایک مخلص احمدی بھائی مکرم غلام احمد عزیز خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے امسال فریضہ حج کی بجا آوری کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ موصوف مختلف مدات میں بطور شکرانہ مبلغ دو صد روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنے حج کے مقبول ہونے اور جملہ نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: رشید الدین پاشا محصل جماعت احمدیہ حیدر آباد

۵۔ خاکسار کی اہلیہ بفضلہ تعالیٰ امید سے ہیں۔ تاہم دو تین ماہ سے ان کی طبیعت ناساز چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے سخت تشویش لاحق ہے۔ نیز خاکسار بہار پبلک سروس کمیشن کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی، نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ کی تولیدگی اور اپنے جملہ نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دردمندانہ دعاؤں کا خواستگار ہوں۔
خاکسار: ہارون رشید خانپور ملکی (بہار)

۶۔ عزیزم محمد عبد اللہ صاحب ابن مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے بی ایس سی آنرز کے لئے سینٹ زیویرس کالج کلکتہ میں داخلہ ملنے کی خوشی میں مبلغ دس روپیہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ اب عزیز موصوف میڈیکل کے داخلہ کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے اور دینی و دنیوی ترقیات کے سامان پیدا فرمائے۔ خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ، کلکتہ

۷۔ خاکسار امسال اسٹیٹ بنک آف انڈیا کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے حصول اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔
خاکسار: وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک۔

۸۔ خاکسار کی اہلیہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ اسی طرح مکرم ماسٹر غلام محمد خاں صاحب صدر جماعت و مکرم محمود احمد خاں صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ مانلو بھی ان دنوں بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے ہر سہ مریضاں کی کامل صحت و شفایابی نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ نزہت سلمہا کی فرسٹ ٹی ڈی سی میں نمایاں کامیابی اور مسجد احمدیہ مانلو کی جلد از جلد تکمیل اور بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔
خاکسار: ظہور احمد خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مانلو کشمیر،

۹۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ مبلغ بیس روپیہ صدقہ ادا کرتے ہوئے عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین اور عمر دراز ہونے نیز زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔ خاکسار: شیخ غلام ہادی بھدرک (اڑیسہ)

۱۰۔ مکرم حمید اللہ خاں صاحب سہارنپور کی ہمشیرہ دلربا خانم صاحبہ اور اہلیہ محترمہ خاتون انور جہاں صاحبہ مختلف مدات میں رقوم ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ مینیجر بدر قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۸۰/۱۲/۲۲ کو محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے کانپور میں عزیز عتیق احمد وہرہ ابن مکرم محمد لطیف صاحب وہرہ کا نکاح عزیزہ نسیمہ پروین سحر سلمہا بنت مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ مرحوم کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اور اس کے بعد رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۸۰/۱۲/۲۶ کو مکرم محمد لطیف صاحب وہرہ کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر موصوف نے شادی فنڈ اور اعانت مبلّغ سرایں مبلغ پانچ صد اکیس روپے بطور شکرانہ ادا کئے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۲) مورخہ ۸۰/۱۲/۱۳ کو مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے بمقام سُرد اماتنر نزد موتی ہی ماتنر عزیزہ منیرہ بیگم سلمہا بنت مکرم عزیز محمد صاحب مرحوم ساکن کیرنگ (اڑیسہ) کا نکاح عزیز اعالی الدین سلمہ ابن مکرم ملپٹن صاحب انصاری ساکن سملیہ نزد رانچی (بہار) کے ہمراہ مبلغ دو ہزار یکصد پچاس روپے حق مہر پر پڑھایا۔ جس کے بعد اس یتیم بچی کے رخصتانہ کی تقریب مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت موتی ہی ماتنر کے زیر اہتمام عمل میں آئی۔

(۳) مورخہ ۸۰/۱۲/۲۸ کو مکرم مولوی نفیس احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے بنگلور میں عزیزہ قمر النساء سلمہا بنت مکرم سید خلیل احمد صاحب مالک آر۔ ایم موٹر سروس شیموگہ کا نکاح عزیز محمود احمد صاحب سمیع ابن مکرم غلام قادر صاحب شرق مرحوم ساکن سکندر آباد (آندھرا پردیش) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اس موقعہ پر فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ادا کئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۴) مورخہ ۸۰/۱۲/۹ کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے بمقام کلکتہ عزیزہ روبیہ خاتون سلمہا بنت مکرم نظام الدین صاحب مرحوم کا نکاح عزیز شیخ شمس الدین صاحب ابن مکرم تنبیر علی صاحب کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ اس موقعہ پر عزیز شیخ شمس الدین صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ چالیس روپے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۵) مورخہ ۸۰/۱۲/۱۴ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم آسنور نے مکرم محمد رمضان صاحب پڈر ابن مکرم محمد صدیق صاحب پڈر کا نکاح عزیزہ ظریفہ بانو سلمہا بنت مکرم عبدالغنی صاحب وگے مرحوم ساکن آسنور کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ اس خوشی میں مکرم محمد رمضان صاحب پڈر نے مبلغ پانچ روپے مد نشر و اشاعت میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۸۰/۱۲/۲۵ کو احمدیہ دار التبلیغ کٹک میں محترمہ ام الحسنات ممدوحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید عبدالقدیر صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ موصوفہ کا نکاح قبل ازیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم قاضی بدر الدین صاحب ساکن بیلگرام بنگال کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا تھا۔ رخصتانہ کے موقعہ پر تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے مناسب حال مختصر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور رات کے کھانے سے فراغت پانے کے بعد بارات واپس کلکتہ کے لئے روانہ ہوئی۔ اس خوشی میں مکرم سید غلام ربانی صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ۔

ولادت

مکرم بڈواری غلام نبی صاحب بھٹی آف بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ تینتیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔

جملہ بزرگان و احباب سے بچے کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ مقیم جموں (دتی)

خوشگوار یادوں کے کچھ گہرے اور انمٹ نقوش!

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دربارِ حبیب میں یہ مختصر سے پُرکیف لمحے گزار کر واپس لوٹتے وقت جذبات و خیالات میں رُونما ہونے والے ایک عظیم رُوحانی انقلاب کو آپ بھلا کون سے الفاظ کے پیمانے میں ناپ سکیں گے۔

یہ اور اسی نوع کی نہ معلوم اور کتنی عظیم رُوحانی تاثیرات ہیں جنہوں نے ہمارے ذہن کے پردوں پر اپنی پُرکیف اور خوش گوار یادوں کے کچھ ایسے انمٹ اور گہرے نقوش ثبت کئے ہیں جو تا زیست ہمارے لئے مشعلِ راہ کا کام دیں گے۔ اے کاش! ہم ان رُوحانی مشعلوں سے تمام احمدی گھرانوں اور ان کے اطراف و جوانب کو بھی بقعۂ نور بنا سکتے۔ اے کاش! ایسا ممکن ہوتا......!!

(خورشید احمد انور)

ضمیمہ نتیجہ امتحان دینی نصاب

قبل ازیں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے دینی نصاب کے امتحان (کتاب الفاخ قدسیہ) کا نتیجہ بدر میں شائع کیا جا چکا ہے۔ جماعت احمدیہ بھونیشور کے دو احباب کے حل شدہ پرچے چونکہ اس نتیجہ کی اشاعت کے بعد موصول ہوئے اس لئے ان کے نمبرات کی اسم وار تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے:۔

(۱) مکرم سید داؤد احمد صاحب نمبر حاصل کردہ = ۳۳/۱۰۰

(۲) ″ سید وثیق الدین صاحب ″ ″ ″ = ۳۴/۱۰۰

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادت

مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۰ء کی صبح آٹھ بجے اللہ تعالیٰ نے برادرم نثار احمد صاحب کو ایک لڑکی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہ شفقت نومولود کا نام "فرحان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ کا پوتا اور مکرم محمد احمد صاحب غوری کرہ نور پریس حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے آمین۔ برادرم نثار احمد صاحب نے اس خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ یکصد روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار:۔ محمد کریم الدین شاہد قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES — 52325/52685 P.P.

ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پولیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76560.

تعمیر مدرسہ احمدیہ قادیان اور احبابِ جماعت کا فرض!

مدرسہ احمدیہ قادیان کی بُنیاد خود حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی تھی - اس دینی درسگاہ سے فارغ التحصیل ہو کر بے شمار ایسے جلیل القدر علماء میدانِ تبلیغ و عمل میں نکلے ہیں جنہوں نے نمایاں خدمات سر انجام دیں - اور خالدِ احمدیت کا لقب پایا ہے ــــ!!

مرورِ زمانہ کے باعث مدرسہ ہذا کی عمارت نہایت خستہ ہو چکی ہے - اب بزرگان کے ارشادات کی روشنی میں اس کی تعمیرِ نو کرائی جا رہی ہے - جس کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے - اس مد میں بعض دوستوں نے اپنے گراں قدر عطیات بھجوائے ہیں - اللہ تعالیٰ ایسے تمام افراد کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت دے - نظارت ہذا باقی تمام دوستوں کو بھی اس بابرکت کام کے لئے اپنے گراں قدر عطیات بھجوانے کی تحریک کرتی ہے -

اُمید ہے احبابِ جماعت خصوصی توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے -

ناظر بیت المال آمد - قادیان

افسوس! مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مُنیر (بہاولپوری) درویش

دورانِ سفر ایک حادثہ میں شہید ہو گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۳۰ فتح (دسمبر) - ابھی ابھی محترم حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان ربوہ کی جانب سے محترم حضرت امیر صاحب مقامی کے نام بذریعہ ٹیلیگرام یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے ایک مخلص درویش بھائی مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مُنیر (بہاولپوری) ربوہ کے نزدیک راستے میں بس اور ٹرک کے درمیان پیش آمدہ ایک اندوہناک حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ راجعون - ٹیلیگرام میں دی گئی تفصیل کے مطابق مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت جلسہ سالانہ میں شریک ہزارہا (بعض اطلاعات کے مطابق تین لاکھ) احمدی احباب کی معیت میں مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی - بعد ازاں حضور پُرنور کی اجازت و منظوری سے مرحوم کی نعش مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دی گئی -

اَللّٰھُمَّ اغفرلہ وارحمہُ وادخلہ فی اعلیٰ علیّین -

مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مُنیر درویش مرحوم مکرم چوہدری غلام قادر صاحب چیمہ ساکن چک ۸۴ بہاول نگر (پاکستان) کے پانچ بیٹوں میں سے سب سے بڑے فرزند تھے - جنہیں ملکی تقسیم کے بعد بحیثیت درویش قادیان میں مقیم رہ کر حفاظتِ مرکز کی گراں قدر سعادت نصیب ہوئی - مرحوم انتہائی نیک و مخلص - بڑے سمجھدار - معاملہ فہم - محنتی - دیانتدار - خوش مزاج اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک وجود تھے - اپنی درویشی کا تمام عرصہ صدر انجمن احمدیہ کے کم و بیش تمام صیغہ جات میں مختلف اہم خدماتِ سلسلہ بجا لاتے ہوئے گذارا - اس وقت وُہ دفتر محاسب میں بحیثیت کارکن درجہ اوّل خدمت بجا لا رہے تھے - وفات کے وقت مرحوم کی عُمر قریباً ۵۵/۵۶ سال تھی -

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ - پانچ بیٹے - تین بیٹیاں اور خاندان کے بہت سے دیگر افراد سوگوار چھوڑے ہیں - نرینہ اولاد میں سے مرحوم کے دو بڑے بیٹے یعنی مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ بحیثیت کارکن نظارت بیت المال خرچ اور مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب بحیثیت مدرس مدرسہ احمدیہ و نائب مدیر اخبار بدر قادیان میں خدمتِ سلسلہ بجا لا رہے ہیں - جبکہ تیسرا بیٹا عزیز انور اقبال چیمہ سلمہ ان دنوں بسلسلہ ملازمت بیرونِ ملک مقیم ہے - دونوں بڑے بیٹے اور ایک بڑی بیٹی بفضلہ تعالیٰ شادی شُدہ ہیں - جبکہ دو چھوٹے بچے اور دو بچیاں ہنوز زیرِ تعلیم ہیں - ادارہ بدر اس اندوہناک سانحہ پر خاندان کے تمام سوگوار افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے - اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے اُن کا کفیل و کارساز ہو - آمین ۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال آمد

برائے جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک - کیرلہ - تامل ناڈو - اور مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲/۱/۸۱ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق چیکنگ حسابات، وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے - لہٰذا جملہ عہدیدارانِ جماعت - مبلغینِ سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہ تعاون کی درخواست ہے -

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۲/۱/۸۱
بنگال منجیشور	۱۵/۱/۸۱	۲	۱۷/۱/۸۱
ونیا گور	۱۷	۱	۱۸
کیرہ - کوپا ناڈ	۱۸	۲	۲۰
کوڈالی	۲۱	۲	۲۳
کیتا نور - کنڈلائی	۲۳	۲	۲۵
پینگاڈی	۲۵	۲	۲۷
کالیکٹ	۲۷	۲	۲۹
کوڈیا ختور	۲۹	۱	۳۰
پتھہ پیریم - واہیلم	۳۰	۲	۱/۲/۸۱
کیروالائی	۱/۲/۸۱	۱	۲/۲/۸۱
منار گھاٹ	۲	۱	۳
موریاکنی - الانور	۳	۱	۴
پلی برم	۴	۱	۵
پیلاکرا	۵	۱	۶
آنرا بورم	۶	۱	۷
الیپی	۷	۱	۸
کرونا گاپلی - آڈی ناڈ	۸	۲	۱۰
کوسیلون	۱۱	۱	۱۲
میلا پالیم	۱۳/۲/۸۱	۱	۱۴/۲/۸۱
شنکرن کوئیل	۱۴	۱	۱۵
ستان کولم	۱۵	۱	۱۶
میلا پالیم	۱۶	۱	۱۷
مدراس	۱۸	۴	۲۲
بنگلور	۲۳	۳	۲۶
شیموگہ	۲۶	۲	۲۸
سورب - ساگر	۲۸	۱	۱/۳/۸۱
ہبلی	۱/۳/۸۱	۱	۲/۳/۸۱
بلگام	۲	۱	۳
دیودرگ	۳	۱	۴
تیماپور	۴	۱	۵
یادگیر	۵	۴	۹
گلبرگہ	۹	۱	۱۰
عثمان آباد	۱۰	۱	۱۱
رُخصت ــــ پانچ ایام			
بمبئی	۱۸/۳/۸۱	۳	۲۱/۳/۸۱
قادیان	۲۴/۳/۸۱	-	-

اخبار بدر کی رسیدگی سے متعلق شکایات

باوجود اس کے کہ دفتر کی طرف سے تمام خریداران کے پتہ پر ہر ہفتے باقاعدگی کے ساتھ اخبار بدر پوسٹ کر دیا جاتا ہے، اکثر احباب کی طرف سے پرچہ نہ ملنے یا غیر معمولی تاخیر سے ملنے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں - ایسے تمام احباب اور جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات اور انسپکٹر جنرل کو تحریری طور پر اپنی شکایات سے مطلع کر کے اس کی نقل نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کو ارسال کریں - تا دفتر کی طرف سے اس سلسلہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے ؛

"صدر نگران بورڈ بدر قادیان"

درخواستِ دُعا

مکرم غلام احمد صاحب حفیظ آف انگلینڈ اپنی اہلیہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے آمین (ناظر بیت المال آمد - قادیان)